بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا. أَمَّا بَعْدُ:

066: باب 31- حصہ اول- اللہ تعالیٰ کا ڈر اور خوف۔

[آیت (آل عمران:175)، (التوبہ:18)]

كتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبدالوہاب التمیمی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کا درس جاری ہے، پچھلے درس میں محبت کے متعلق چند اہم باتیں بیان کی تھیں کہ محبت کی تعریف، محبت کی قسمیں اور محبت کے متعلق چند اہم احکام اور مسائل بیان کیے تھے آج کے درس میں ایک نئے باب کا آغاز کرتے ہیں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "باب قول الله تعالىٰ ﴿إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَٰنُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَآءَهُۥ﴾ (آل عمران:175) شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَٰنُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَآءَهُۥ﴾ (یہ شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے) ﴿فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾ (تم ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو اگر تم ایمان رکھتے ہو)۔

آج کی اس نشست میں ہم سب مل کر یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ خوف کا معنیٰ کیا ہے خوف کیا ہوتا ہے، خوف کی کتنی قسمیں ہیں اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں خوف رکھنے والے وہ کیسے لوگ ہیں کیا صفات ہیں، خوف کے متعلق اہل قبلہ کتنے گروہوں میں مختلف ہیں اور یہ شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حسن تالیف کی نشانی ہے کہ جب محبت کا ذکر کیا ہے تو محبت کے بعد خوف کا ذکر کیا ہے۔ جیسے میں نے پہلے عرض کی کہ عبادت کے تین ارکان ہیں کون سے ہیں؟ جن کے بغیر کوئی عبادت عبادت نہیں ہوتی عبادت کی جان عبادت کے ان تین ستونوں میں ہے اگر یہ پائے جائیں تو عبادت ہے اگر نہ پائے جائیں تو عبادت نہیں ہے کون سے تین ہیں؟ محبت، خوف، امید۔ بعض ساتھی اخلاص فرما رہے ہیں اخلاص شرط ہے رکن نہیں ہے۔

شرط اور رکن میں فرق جانتے ہیں؟ شرط عبادت کے لیے ضروری ہوتی ہے جیسا کہ رکن ضروری ہوتا ہے ان دونوں کے بغیر عبادت نہیں ہوتی، فرق اتنا ہے کہ شرط عبادت سے باہر ہوتی ہے اور رکن عبادت کے اندر رہوتا ہے۔

اخلاص نیت ہے کہ میں جو عبادت کرنے جا رہا ہوں خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کرنے جا رہا ہوں اور یہ شرط جو ہے شروع سے لے کر آخر تک رہتی ہے۔

دوسری شرط کیا ہے عبادت کی؟ پہلی شرط اخلاص ہے دوسری شرط؟ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جو عبادت بغیر اتباع اور اخلاص کے ہو وہ قابل قبول نہیں۔ جس میں اخلاص ہو لیکن اتباع نہ ہو وہ بھی قابل قبول نہیں، جس میں اتباع ہو لیکن اخلاص نہ ہو وہ بھی قابل نہیں اور جس میں دونوں نہ ہوں وہ بھی قابل قبول نہیں اللہ تعالیٰ ایسی عبادت کبھی قبول نہیں فرماتا۔

کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اتباع ہو اور اخلاص نہ ہو یا اخلاص ہو اور اتباع نہ ہو یا دونوں نہ ہوں؟ منافق کیا کرتا ہے؟ ظاہراً تو ٹھیک عبادت کرتا ہے اتباع ہے لیکن اخلاص ہے؟ نہیں ہے۔ تو منافق اس کی واضح نشانی ہے۔

بدعتی کیا کرتا ہے اخلاص تو ہے لیکن اتباع ہے؟ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع نہیں ہے۔

اور جن میں دونوں یہ مصیبتیں پائی جائیں کہ منافق بھی ہے بدعتی بھی ہے تو نہ اخلاص ہے اور نہ ہی اتباع ہے یعنی بعض لوگ لوگوں کو دکھاوے کے لیے نماز پڑھتے ہیں عبادت کرتے ہیں، صدقات اور خیرات دیتے ہیں دکھاوے کے لیے۔

منافق دو قسم کے ہیں میں اس منافق کی بات نہیں کر رہا جو نفاق اکبر ہے دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے والا میں چھوٹے نفاق کی بات کر رہا ہوں جیسا کہ ریاکاری، جیسا کہ جھوٹ بولنا بات کرنے میں، وعدہ خلافی کرنا، امانت میں خیانت کرنا۔ یہ جو منافق ہے اب عبادت کرتا ہے لوگوں کو دکھاوے کے لیے اور بدعتی بھی ہے، جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شریک ہے لوگوں کو دکھانے کے لیے دونوں مصیبتیں ہیں کہ نہیں؟ بدعت بھی ہے اور اخلاص بھی نہیں ہے۔ یعنی یہ شخص مسجد میں آیا ہے لائٹیں لگی ہیں اور جشن منانے کے لیے لوگ تیار ہیں، عشاء کی نماز کے بعد جشن شروع ہو گا اس شخص نے نماز پڑھی لوگوں کو دکھاوے کے لیے پورا سال مسجد کا رُخ نہیں کرتا کیونکہ حلوہ بٹے گا ناں ابھی نماز کے بعد جشن میں تو حلوہ کھانے کے لیے آیا ہے۔ اس کے بعد بدعتی بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اخلاص بھی نہیں ہے تو یہ مثال ہے اس شخص کی۔

چوتھا جو سب سے افضل اور بہتر ہے کہ اخلاص اور اتباع ہے دونوں ہیں۔

بہر حال، اس سے پہلے کہ میں کتاب میں سے بیان کروں ڈر کی تعریف کیا ہے؟ علماء ڈر کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں الخوف کی تعریف کیا ہے "الخوف هو الذعر وهو انفعال يحصل بتوقع ما فيه هلاك أو ضرر أو أذى" (خوف ایک کیفیت ہے جو انسان محسوس کرتا ہے اس وقت جب وہ یہ توقع کرتا ہے کہ وہ ہلاک ہونے والا ہے (اسے خدشہ ہے ہلاک ہونے کا) یا کوئی مصیبت یا نقصان پہنچنے کا)۔ خوف ایک خاص کیفیت ہے جسے انسان محسوس کرتا ہے اس وقت جب اسے خدشہ ہوتا ہے۔ کس چیز کا خدشہ ہوتا ہے؟ کہ وہ ہلاک ہونے والا ہے یعنی ہلاکت کا خدشہ ہوتا ہے یا کسی مصیبت کے آنے کا خدشہ ہوتا ہے یا کسی نقصان یا کسی اذیت کا خدشہ ہوتا ہے۔

خوف کی قسمیں:

1۔"خوف عبادة" اور خوف عبادت وہ خوف ہوتا ہے جس میں یہ پانچ چیزیں پائی جائیں، یہ ضابط ہے اور نشانی ہے خوف عبادت کی:

ا۔"التذلل" (ذلت)۔

۲۔"المحبة" (محبت)،خوف محبت کے ساتھ۔

۳"التعظیم"۔

۴۔"طلب الثواب" (ثواب کی امید،اچھائی کی امید)۔

۵۔"الخوف من العقاب" (سزااور پکڑ کاڈر)۔

جب یہ پانچ چیزیں خوف میں پائی جائیں تو یہ خوف العبادۃ ہوتا ہے،(ا)''ذلت ''ٹوٹ جاناڈرتے ہوئے اور ذلت کے ساتھ (۲) محبت۔جس سے ڈرنا ہے یعنی یہ ہے کہ جس سے ڈرا جارہا ہے اس کے سامنے ذلیل ہوں ذلت کے ساتھ، محبت اس سے کرتے ہوں جس سے ڈر رہے ہیں، اس کی تعظیم ہے انتہادرجے کی "طلب الثواب" اچھائی کی امید کہ ڈروں گا تو ثواب ملے گا اور "الخوف من العقاب" اگر نہیں ڈروں گا تو سزا ملے گی پکڑ ہو گی۔اگر یہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے تو توحید ہے توحید فی العبادۃ ہے، اگر یہ خوف غیر اللہ کے لیے ہے تو یہ شرک فی العبادۃ ہے غیر اللہ کے لیے صرف کرنا جائز نہیں ہے کسی صورت میں بھی۔

2۔دوسری قسم کا خوف "خوف السِّر"۔سر کسے کہتے ہیں؟چھپی ہوئی چیز کو۔یہ چھپا ہواڈر ہے اور چھپے ہوئے ڈر کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی چیز سے ڈرے کہ وہ چیزاسے کوئی نقصان پہنچائے گی جب کہ وہ چیز اس سے غائب ہے اور دور ہے۔

اس میں تذلل اور تعظیم بھی پائی جاتی ہے یادرکھیں، ظاہر ہے جو دور اور غائب ہے جس سے ڈرا جارہا ہے اس کے سامنے ذلت اور تعظیم کی وجہ سے سر جھک جاتا ہے، اور اس میں یہ چیزیں بھی پائی جاتی ہیں بعض لوگ محبت بھی کرتے ہیں، بعض لوگ ثواب کے طلبگار بھی ہوتے ہیں اور سزا سے ڈرتے بھی ہیں اور یہ خوف السِّر جو ہے یہ شرک ہے جائز نہیں ہے یادرکھیں کیونکہ جو غائب ہے اس کی حالت کو نہیں جانتا کہ وہ کس حال میں ہے کیا کر رہا ہے لیکن یہ اس غائب سے اتناڈرتا ہے کہ یہ اس کے ثواب کا طلبگار ہے امید رکھتا ہے کہ اس کو ثواب ملے گا اور اس کی پکڑ سے ڈرتا ہے۔جیسا کہ بعض لوگ اپنے بعض پیروں سے ڈرتے ہیں جو ان کے قریب نہیں ہیں، زندہ ہیں لیکن دور ہیں اپنے ملک میں ہیں اور وہ لوگ یہاں پر ہیں سعودی عرب میں ہیں جب کوئی عرس یا میلہ ہوتا ہے یا کوئی ایسی چیز ہوتی ہے تو وہ خاص فون کرتے ہیں اس کا اہتمام کیا جاتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ اگر ایسا نہیں کریں گے تو ہمیں ڈر

ہے کہ ہمیں کوئی مصیبت پہنچے گی کوئی نقصان ہو گا۔ یا جو بعض لوگ مردوں سے ڈرتے ہیں قبر والوں سے ڈرتے ہیں کہ اگر عرس یا میلے میں شریک نہیں ہوں گے تو پھر ہماری خیر نہیں۔

یہ ڈر جو ہے یہ خوف السِّر ہے (چھپا ہوا ڈر ہے) جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے ڈرنا صرف اللہ تعالیٰ سے چاہیے اور یہ بھی خوف العبادۃ ہے اس لیے صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے صرف کرنا ہے۔ ہم چھپ کر کس سے ڈرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ ایک شخص کے اکیلے کمرے میں اسے کوئی نہیں دیکھ رہا گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے وہ ڈرتا ہے اس لیے گناہ کا ارتکاب نہیں کرتا، اور بعض لوگ بند کمرے میں گناہ کا ارتکاب کرنے کی کوشش کرتے ہیں پھر رُک جاتے ہیں کہتے ہیں کہ پیر ناراض ہو جائے گا۔ إنا لله و إنا إليه راجعون۔

یہ عقائد میرے بھائیو اور بہنو بعض مسلمانوں کے اندر موجود ہیں، کلمہ پڑھنے والوں کے اندر یہ بعض ایسے باطل عقائد موجود ہیں!

3۔ تیسری قسم کا خوف ہے "الخوف من المخلوق" (کسی مخلوق سے ڈرنا)۔

یہ مخلوق سے ڈرنا جو ہے یہ دو قسم کا ہے، اگر یہ خوف محرّم کے ارتکاب کا سبب بن جائے کہ اس خوف کی وجہ سے محرّم کا (کسی حرام چیز کا) ارتکاب کیا جائے تو یہ خوف مذموم ہے۔ اگر اس خوف کی وجہ سے کسی محرّم کا ارتکاب کیا گیا کہ کسی عورت نے زنا کے لیے بلایا ہے اور اسے دھمکی دی ہے (صرف دھمکی دی ہے) کہ اگر تم زنا نہیں کرو گے تو میں شور مچاؤں گی کہ تم مجھے چھیڑ رہے ہو تو اس ڈر کی وجہ سے زنا کر لیتا ہے یہ ڈر جو ہے مخلوق سے یہ مذموم ہے جائز نہیں ہے حرام ہے۔

یا ترک واجب کے لیے، اگر ترک واجب کے لیے کوئی ڈر ہو مخلوق سے یہ بھی حرام ہے جس سے واجب چھوٹ جائے۔ اس کی مثال کوئی شخص دھمکی دیتا ہے کہ گھر سے نکلو گے میں تمہیں ماروں گا (گھر سے نکلو گے تو میں تمہاری پٹائی کروں گا) دھمکی دی ہے۔ اب وہ ڈر کے مارے گھر میں بیٹھا ہے مسجد میں نماز باجماعت پڑھنے کے لیے نہیں جاتا پٹائی کی وجہ سے اگرچہ وہ سامنے والا خود بزدل ہے دھمکی دینا جانتا ہے بس۔ تو یہ جو ڈر ہے دیکھیں اِکراہ اور صورت ہے مکرہ کی گنجائش ہے شریعت میں کہ کوئی شخص قتل کی دھمکی دیتا ہے اور وہ قاتل ہے اور وہ پتہ بھی ہے اسے قتل کرے گا اور وہ باہر کھڑا ابھی ہے تب تو جائز ہے لیکن ایک شخص دھمکی دیتا ہے کہ میں تمہاری پٹائی کروں گا اور اس دھمکی کی وجہ سے نماز باجماعت چھوڑ دے کوئی بندہ یہ ڈر جو ہے یہ حرام ہے جائز نہیں ہے۔

یہ خوف کیا ہے؟ "الخوف من المخلوق" مخلوق سے ڈرنا۔

4۔چوتھی قسم کاڈر "الخوف الطبیعی" طبعی خوف جوانسان کے دل میں ہوتاہےNatural fear۔اس کی مثال کہ انسان سانپ سے ڈرتاہے، بچھو سے ڈرتاہے، شیر سے ڈرتاہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں(کوڑھ کی بیماری والے شخص سے ایسے دوڑو بھاگو جیسے کہ تم شیر کو دیکھ کر دوڑتے ہو)۔

تو شیر کو دیکھ کر دوڑنا جائز ہے میرے بھائی جان بچانے کے لیے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میں بہادر ہوں میں مومن ہوں شیر کی ایسی کی تیسی میں کھڑاہوں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ دوڑو، جیسے کہ شیر کو دیکھ کر دوڑتے ہو اسی طریقے سے کوڑھ زدہ شخص کو بھی اگر دیکھو تو اس سے بھی تم دور ہو جاؤ۔یہ توکل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل ہے ہاتھ ملاؤ اسے گلے لگاؤ، نہیں نہیں! یہ توکل نہیں ہے،اگرچہ ہر بیماری اچھوت نہیں ہوتی۔دوسری روایت میں آیاہے"لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ"اس کی تفسیر میں بیان کر چکاہوں لیکن یہاں پر یہ دیکھیں کہ ڈر جو ہے یہ طبعی ڈر ہے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے متعلق کہ جب اُن سے قتل ہوا انجانے میں ایک قبطی کاتو صبح جب اٹھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ﴾(القصص:21)کہ دیکھ دیکھ کر چل چل رہے تھے ڈرے ہوئے تھے کہ فرعون یا اس کے فوجی آکر پکڑیں گے پھر انہیں سزا سنائیں گے۔تو یہ ڈر جو ہے یہ طبعی ڈر ہے یہ طبعی ڈر جو ہے یہ بھی دو قسم کا ہے محمود اور مذموم ہے۔اچھا تب ہے جب کسی حرام کے ارتکاب کا باعث نہ بنے اور کسی واجب کے ترک کا باعث نہ بنے، یہ اچھا ہے۔بُرا کب ہے حرام کب ہے؟ جب محرّم کے ارتکاب کی وجہ بنے یا واجب کے ترک کی وجہ بنے۔

5۔پانچویں نمبر پر جو ڈر ہے اللہ تعالیٰ کی وعید سے ڈر۔اللہ تعالیٰ نے جو وعید اور سزائیں بیان کی ہیں قرآن مجید میں جو صحیح حدیث میں موجود ہیں اُن سے ڈرنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے ڈر کی ایک قسم ہے اور یہ ایمان کے بلند مرتبے میں سے ایک مرتبہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اللہ تعالیٰ کی وعید سے ڈرنا، لیکن حد سے نہیں گزرنا یہ بھی دو قسم کا ہے کہ وعید کی آیات سے اگر ڈر حد سے گزر گیا اور وعد اور امید کی آیات کو چھوڑ دیا تو پھر خوارج اور معتزلہ کا راستہ ہے یہ۔

خوارج اور معتزلہ نے اسی راستے کو اپنایا وعید کی آیات کو دیکھا ہے جن میں اللہ تعالیٰ کی سزائیں ہیں اللہ تعالیٰ کے عقاب کا ذکر ہے تو اُن لوگوں نے یہ کہا کہ کبیرہ گناہ کرنے والا کافر ہے۔کیوں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی وعید اتنی ہے اتنی سختی اللہ تعالیٰ نے برتی ہے ان لوگوں کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿خٰلِدِيْنَ فِيْهَا﴾(جہنم میں ہمیشہ کے لیے ہیں)۔

یہ آیات الوعید ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی مراد ہرگز نہیں تھی اللہ تعالیٰ کی مراد یہ تھی کہ لوگ ایسی آیات کو دیکھ کر ڈر جائیں اور کبیرہ گناہ نہ کریں لیکن جو کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں وہ کافر تو نہیں ہیں کیونکہ دوسری آیات بھی ہیں کہ جو کبیرہ گناہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ

ان پر رحم بھی کرتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث میں آیا ہے کہ جو کبیرہ گناہ کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس آخری موحد کبیرہ گناہ کرنے والے کو بھی جہنم سے نکال دے گا جس کے دل میں ایک ذرّے برابر ایمان بھی ہے۔

تو مذموم کب ہے اللہ تعالیٰ کی وعید سے ڈر؟ جب حد سے گزر جائے جیسے خوارج اور معتزلہ نے کیا۔اور محمود کب ہے اچھا کب ہے؟ جب شریعت کے دائرے کے اندر رہ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرا جائے۔یہ دونوں آیات وعد اور وعید کی دونوں کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی بسر کریں۔

تو یہ اہم قسمیں ہیں خوف اور ڈر کی۔ شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَٰنُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَآءَهُۥ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾(یہ شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے)۔شیطان وسوسہ کرتا ہے،اللہ تعالیٰ ہمیں خبر دے رہے ہیں کہ شیطان وسوسہ کرتا ہے۔ شیطان وسوسہ کیسے کرتا ہے جانتے ہیں؟اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾۔

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② إِلَٰهِ النَّاسِ ③ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ④ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾(الناس:1-6)- یہ وسواس اور خنّاس کیا ہے؟ شیطان ہے وسوسہ کرتا ہے خون میں دوڑتا ہے اور جو وسواس الخنّاس ہے﴿الْوَسْوَاسِ﴾ (زیادہ وسوسے کرنے والا)﴿الْخَنَّاسِ﴾(دور ہونے والا، بھاگنے والا) کب وسوسہ کرتا ہے اور کب دور بھاگتا ہے؟ جب اللہ تعالیٰ کے ذکر سے کوئی مومن غافل ہوتا ہے وسوسے دل میں کرتا رہتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا ذکر یہ مومن کرتا ہے تو خنّاس بن جاتا ہے دوڑ جاتا ہے۔

دیکھیں﴿الْخَنَّاسِ﴾"الوزن: فعال" یہ کون سا صیغہ ہے؟ مبالغہ۔ جیسے غفّار ہے (بار بار مغفرت کرنے والا) اللہ تعالیٰ غفّار ہے بار بار مغفرت کرنے والا ہے﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ﴾(طه:82) بار بار مغفرت کرنے والا ہوں جو بار بار توبہ کرے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔﴿الْخَنَّاسِ﴾ بار بار دوڑنے والا، لیکن کب؟ جب مومن بار بار اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ وسواس الخنّاس جو ہے وہ دل کو ایسے پکڑ کر بیٹھتا ہے اور اپنا منہ جو ہے دل پر رکھا رہتا ہے اور وسوسہ ڈالتا رہتا ہے مسلسل وسوسے ہیں جب اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے تو وہ ہٹ جاتا ہے جب تک مومن ذکر میں مصروف مشغول ہے وہ کچھ نہیں کر سکتا خنس ہے خنّاس ہے اور جوں ہی ذکر سے غافل ہوتا ہے پھر اپنے وسوسے شروع کر دیتا ہے۔ان ہی وسوسوں میں سے ایک وسوسہ یہ ہے کہ شیطان بعض لوگوں کے دلوں میں ڈر پیدا کر دیتا ہے کہ ارے یوں کروگے تو وہ ہوگا، یوں کروگے تو وہ ہوگا۔انسان بیٹھے ہوتے ہیں اور اپنے خیالی پلاؤ پکاتے رہتے ہیں شیطان کے وسوسوں کی آگ سے جو پکتا رہتا ہے آخر میں ڈر جاتے ہیں۔

کس چیز سے ڈرتے ہیں؟ شیطان کے اولیاء سے۔ شیطان کے اولیاء کون ہیں؟ جو شیطان کے وسوسوں پر عمل کرتے ہیں اور ڈر جاتے ہیں وہی شیطان کے دوست تو ہیں۔ نشانی کیا ہے ان کی؟ جو شیطان کے وسوسوں کی وجہ سے ڈر جاتے ہیں۔

ڈرنا کس سے چاہیے؟ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے جو طریقہ میں نے بیان کیا ہے لیکن شیطان کے وسوسوں سے ڈرنا یہ خوف السِّر میں سے ہے۔ جیسے شیطان وسوسہ ڈالتا ہے کہ ارے تمہارا پیر تمہیں چھوڑے گا نہیں، تم کیسے سو رہے ہو یہاں پر اور وہاں پر تمہارے پیر صاحب کا جشن منایا جارہا ہے، اس کا میلاد پڑھا جارہا ہے یا اس کی برسی ہے تم سو رہے ہو! یہ وسوسے جو دل میں ڈالتا ہے یہی اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرمارہے ہیں ﴿إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَٰنُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَآءَهُ﴾۔

جیسا کہ پچھلے زمانے میں ہبل، لات، عزیٰ کے سامنے جب قربانیاں دیتے تھے تو کیوں دیتے تھے؟ وہ کہتے کہ اگر قربانی نہیں دیں گے تو مصیبت آئے گی۔ آج بھی بعض لوگ درباروں پر جاکر مزاروں پر جاکر کالے بکرے ذبح کرتے ہیں۔ ارے کیوں ذبح کر رہے ہو؟ بکرا ذبح کرنے سے ہمارے پیر صاحب خوش ہوتے ہیں راضی ہوتے ہیں ہماری مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔

خوش اور راضی ہونے کا مطلب کیا ہے؟ بکرا ذبح نہیں کروگے ناراض ہوں گے، ناراض ہوں گے تو ہمیں ڈر لگتا ہے اور اس ڈر کی وجہ سے ہم بکرا ذبح کر رہے ہیں۔ یہ خوف السِّر ہے جس کی میں نے بات کی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَلَا تَخَافُوهُمْ﴾ نہ شیطان سے ڈرو نہ شیطان کے دوستوں سے ڈرو تمہیں کوئی نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے ﴿فَلَا تَخَافُوهُمْ﴾، ﴿وَخَافُونِ﴾ اور مجھ سے ڈرو ﴿إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾ اگر تم واقعی سچے مومن ہو۔

سچے مومن کی نشانی کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔ اس لیے دیکھیں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بچپن سے ہی (بچپن میں) ان کے دل میں یہ بیج بویا اللہ تعالیٰ کے ڈر کا، محبت کا، امید کا۔ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما چھوٹے سے بچے غلام (غلام کا مطلب جو دس سال سے کم عمر ہو، سات اور دس سال کے بیچ میں عمر غلام کہا جاتا ہے عربی میں) انہیں بلاتے ہیں۔ لڑکی کے متعلق کیا کہا جاتا ہے غلام کی ضد کیا ہے لڑکیوں میں؟ جاریہ۔ جاریہ وہ لڑکی ہے جو سات اور دس سال کے بیچ میں عمر ہوتی ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "يَا غُلَامُ" (اے پیارے چھوٹے سے بچے! اے پیارے بچے!) "إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ" (میں تمہیں کچھ چیزیں بیان کرنے جارہا ہوں بتانے جارہا ہوں (یعنی ذرا اچھی سمجھنا))۔ سبحان اللہ دیکھیں چھوٹے بچے کو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری کائنات کے بہترین معلم بہترین استاد ایک چھوٹے بچے کو کیسے تعلیم دیتے ہیں۔ آج ہمارے بچے بھی ہیں ہم بچوں کو کیا تعلیم اور کیسے دیتے ہیں اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھیں کہ ایک چھوٹے سے بچے کو چھوٹے سے صحابی ہیں کیسے تعلیم دے رہے ہیں۔

رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب ذرا غور کریں کہ نو بیویاں ہیں بیویوں کے حقوق ادا کرنے ہیں مکمل طریقے سے، نبی ہیں اللہ تعالیٰ کی رسالت اللہ تعالیٰ کا پیغام دینا ہے پوری امت کو، کسی کے باپ ہیں وہ حق ادا کرنا ہے، کسی کے رشتے دار ہیں صلہ رحمی کرنی ہے، کسی کے دوست ہیں صحبت پوری کرنی ہے اس کے باوجود بھی ایک چھوٹے بچے کو بلاتے ہیں وقت نکالتے ہیں بچوں کے لیے اوران کو تعلیم دیتے ہیں۔

آج ہمارا مسئلہ کیا ہے؟ ہمارے پاس وقت ہی نہیں ہے اور تعجب کی بات یہ ہے کہ نہ تو ہم نے اپنے رشتے مکمل طور پر پورے کیے ہوئے ہیں سب سے قریب رشتہ جو ہے والدین کا ہے کیا ہم نے والدین کے حقوق ادا کیے ہیں؟! بیوی کا رشتہ ہے ایک گھر میں رہتے ہیں بیوی بچوں کے ساتھ کیا ہم نے ان حقوق کو بہترین طریقے سے ادا کیا ہے؟!

آج بیویاں ہم سے ناراض ہیں بچے ہم سے ناراض ہیں کیوں وجہ کیا ہے؟ ہم صرف چاہتے ہیں کہ ہمارے حق پورے ہوں اوران کا حق کیا ہے ہم جانتے نہیں ہیں۔ اُن کا حق میرے بھائیو صرف کھانا پینا نہیں ہے، اُن کا حق اچھے کپڑے نہیں ہیں، اُن کا حق صرف اچھی چھت نہیں ہے اُن کا حق صرف اچھی گاڑی نہیں ہے بلکہ ان کا حق ہے اچھی تربیت اس حق سے کیوں محروم کرتے ہوا اپنے بچوں کو؟! ان کا حق ہے اُن کو سمجھایا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیوں کیا ہے اللہ تعالیٰ ان سے کیا چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ کی محبت، اللہ تعالیٰ کا ڈر، اللہ تعالیٰ کی امید ان کے دل میں بیج کی طرح آج بوئیں گے تو اس کا فروٹ آپ کو ملے گا جب ان کی عمر پندرہ سال بیس سال ہو گی۔ جب آپ بوڑھے ہو جائیں گے آپ کے ہاتھ کانپیں گے آپ کے پاؤں لرزا ٹھیں گے آپ چل نہیں سکیں گے آپ کو سہارے کی ضرورت ہو گی تب یہ نیک اور صالح اولاد آپ کے لیے سہارا بنے گی جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی ہے لیکن آج آپ اگر صرف پیٹ پالنا جانتے ہیں اُن کا، اُن کے دل اُن کی چاہت، اُن کے اخلاق پر توجہ نہیں دیں گے تو اللہ تعالیٰ رحم کرے پھر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہی پھر صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہی کوئی سدھر سکتے ہیں ہمارے بچے ورنہ تو کوئی امید نہیں ہے، إلّا من رحم الله سبحانه وتعالى ۔

تو بچے کو بلاتے ہیں "يَا غُلَامُ" (اے پیارے بچے!) "إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ" (میں تمہیں کچھ چیز سمجھانے جارہا ہوں بیٹا ذرا اچھی طرح سمجھنا)۔ ہم نصیحت کرتے ہیں اوئے ادھر آؤ بات سنو! بچہ پہلے سے ہی بے چارا لرزتا ہوا آتا ہے کہ پتہ نہیں کیا مصیبت پڑے گی میں نے پتہ نہیں کون سی غلطی کی ہے! یا غلام کہنا سمجھ لیں آج۔ بیٹا ذرا بات سنیں، اوئے ادھر آؤ دونوں میں فرق ہے کہ نہیں ہے؟ ھدی النبوۃ کیا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ بچہ ہے کون جو غلطی نہ کرے؟! اور یہاں پر غلطی نہیں کی بچے نے بچے کو سمجھایا جارہا ہے "يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ" (آؤ میں تمہیں کچھ سمجھانا چاہتا ہوں)۔ کیا سمجھانا چاہتے ہیں؟ "احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ" (

اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کرو گے اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا)۔ سات سال کی عمر کے بچے کو یہ تعلیم دی جارہی ہے سب سے پہلے اگر تم چاہتے ہو کہ میں محفوظ رہ جاؤں اس دنیا کے شر سے، دنیا کی مصیبتوں سے مجھے چھٹکارا حاصل ہو جائے اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کرنا بیٹا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا۔ "احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ" (اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کرو تم اپنے ربّ کو اپنے پاس پاؤ گے (اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا تمہارا مددگار ہوگا ہر مصیبت میں تمہاری مدد کرے گا تم محسوس کرو گے کہ کوئی ذات ہے تمہاری نگہبان ہے تمہاری رکھوالی کرنے والی ہے)) "إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ" (جب بھی تم سوال کرو تو اللہ تعالیٰ سے کرنا)۔ سات سال کے بچے کو تعلیم دی جارہی ہے کہ بیٹا جب بھی تم سوال کرو صرف اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا کسی کے سامنے اپنا دامن نہ پھیلانا۔ "وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ" (اور جب بھی تم مدد کے لیے کسی کو پکارو (مصیبتیں آئیں گی مدد کی ضرورت بھی پڑے گی جب بھی تمہیں کوئی مصیبت آئے جب بھی تمہیں کوئی پریشانی لاحق ہو اور مدد کے لیے تمہیں کسی کی ضرورت ہو) تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا، ہر مصیبت میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا)۔ یعنی دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مشکل کشا حاجت روا نہیں ہے۔

سات سال کا بچہ سن رہا ہے سمجھ رہا ہے اور پھر آگے اس سے بھی بڑے مسئلے کے متعلق بات فرمائی ہے تقدیر کے معاملے میں جس سے آج بہت سارے لوگ غافل ہیں!

یہ اچھی طرح سمجھ لیں بیٹا کہ پوری امت پوری کائنات جمع ہو جائے اور وہ تمہیں اگر کوئی تمہیں نفع پہنچانا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے وہ نفع تمہارے لیے لکھا نہیں ہے تو تمہیں کوئی نفع پہنچا نہیں سکتا، اور پوری کائنات جمع ہو جائے اور تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہیں اور اللہ تعالیٰ نے وہ نقصان تمہارے لیے نہیں لکھا تمہاری تقدیر میں نہیں ہے تو کوئی بھی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ قلم خشک ہو چکے صحیفے بند کر دیئے گئے۔ لا الہ الا اللہ، تعلیم تربیت عقیدے کی، توحید کی چھوٹے سے بچے کو شروع میں۔

یہ نہیں فرمایا پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیٹا ادھر آؤ سناؤ الف، با، تا سناؤ کیا ہے، ا ب ت ث؟

ہمارے بچوں کی تعلیم یہیں سے شروع ہوتی ہے اے بی سی سے شروع کرتے ہیں اے بی سی پر ختم کرتے ہیں اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات سال کے بچے کو سب سے پہلے توحید کی تقریر، ایمان کی تقریر ایمان کو مضبوط کرنے کے لیے یہ بیج بویا جارہا ہے اور اس بیج کا ثمرہ جو ہے صرف سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے والدین نے نہیں چکھا اس کا ثمرہ آج پوری امت میں پھیلا ہوا ہے، حبر ھذہ الامۃ مفسر قرآن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عظیم صحابی عالم فقیہ صحابی ہیں جو زندگی

ساری ان ہی نصیحتوں پر عمل کرتے گئے، جو بچپن میں سیکھا اس کو سمجھا ہے اسی کے مطابق زندگی گزاری ہے اور زندگی ساری اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے ہیں، جب بھی ہاتھ اٹھے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے اٹھے ہیں اپنے شاگردوں کو بھی یہی تعلیم دی ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کا ڈر جب آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے لکھا وہی ہوگا تو پھر کوئی ڈر اور پریشانی کی بات ہوتی ہے؟ پوری دنیا جمع ہو جائے تمہیں نقصان پہنچانے کے لیے نہیں نقصان پہنچا سکتی اِلَّا یہ کہ وہ نقصان اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے قسمت میں پھر انسان ڈرتا ہے کسی چیز سے؟ سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ نے جب کوئی مصیبت لکھی ہے تو اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ہے اور جس سے اللہ تعالیٰ نے دور رکھا ہے اسے کوئی پہنچا نہیں سکتا۔ تو ایمان کامل کی نشانی کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ڈر۔

اس آیت کریمہ میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ واجب کو چھوڑنا حرام ہے خوف کے ڈر سے۔ مخلوق کے خوف سے ڈرتے ہوئے کسی واجب کو چھوڑنا حرام ہے۔

2۔ خوف میں اخلاص واجب ہے۔ سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اخلاص واجب ہے کہ ڈر خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کسی کے دکھاوے کے لیے نہیں ہے کہ میں ڈرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے، تو اخلاص واجب ہے۔

3۔ اللہ تعالیٰ سے ڈر ایمان کامل کی علامت ہے۔

4۔ شیطان اللہ تعالیٰ سے ڈراتا ہے وسوسہ کرتا ہے۔

5۔ شیطان کے دوست بھی ہوتے ہیں اولیاء بھی جن سے بچنا چاہیے ان کو پہچاننا چاہیے کہ وہ کون ہیں۔

6۔ خوف العبادۃ کی حقیقت "خوف العبادۃ" یہ خوف العبادۃ کی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہے نہ شیطان سے نہ شیطان کے اولیاء سے ڈرنا ہے۔ عبادت کا ڈر جو ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں ﴿فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ تو خوف کو ایمان سے جوڑ دیا ہے جب تک یہ خوف رہے گا جو عبادت ہے تو ایمان رہے گا اور جب یہ خوف نہ رہے گا تو ایمان بھی نہیں ہے اور یہ خوف اگر کسی اور کے لیے صرف کر دیا تو شرک فی العبادۃ ہے ایمان بھی نہیں رہتا۔

اگلی آیت میں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ﴾(التوبہ:18)((اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) اللہ تعالیٰ کی مساجد کو تو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے یقیناً ایسے لوگ ہی ہدایت پانے والوں میں سے ہیں)۔

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ہمیں خبر دی ہے اور ایک عجیب صیغے کے ساتھ ﴿إِنَّمَا﴾ صیغۃ الحصر ہے یعنی صرف اور صرف۔ یہ صرف اور صرف کس کے لیے استعمال کیا جارہا ہے؟ یہ صفات ہیں مہتدین کی جو ہدایت یافتہ ہیں اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ کون ہیں تو اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح بیان فرمادیا ہے۔

مومن کیا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ سے ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾(الفاتحہ:6)۔ یہی چاہتے ہیں کہ نہیں؟ کیونکہ صراط مستقیم ہی جنت کی طرف ایک راستہ ہے اسی پر چلیں گے تو دنیا بھی آسان آخرت بھی آسان، دنیا میں بھی کامیابی اور آخرت میں بھی کامیابی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے جواب میں کیا فرمایا ہے؟ ﴿الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾(البقرۃ:1-3) ہدایت چاہتے ہو تو قرآن مجید کتاب ہے واحد کتاب ہے ہدایت کی جو ہدایت ہے(بشرطیکہ کس کی کس کے لیے ہدایت ہے ؟) ﴿لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ متقیوں کے لیے۔ پھر متقین کی صفات بیان کی گئیں ﴿الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ آخر تک۔ تو کوئی شخص ہدایت یافتہ ہے یا نہیں ہم کیسے جانیں گے؟ دیکھیں اللہ تعالیٰ کی فرماتا ہے:

﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ﴾، آخر میں فرمایا ﴿فَعَسٰۤى اُولٰٓىِٕكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ﴾ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں اُن ہی میں سے جو ہدایت یافتہ ہیں۔ صفات دیکھیں، ایک کہ اللہ تعالیٰ کے گھروں کی تعمیر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے گھروں کی آبادی دو قسم کی ہے، ایک تو مسجد بنانا، دیواریں قائم کرنا، چھت بنانا، مسجد میں جو ضروری چیزیں ہیں وہ فراہم کرنا، یہ مسجد کی تعمیر ہے ظاہری تعمیر۔ حقیقتاً تعمیر کس سے مسجد ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کی نماز اور ذکر قائم کرنے کے لیے یہ صحیح عمارت ہے اللہ تعالیٰ کے گھروں کی۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد کرنے کا مطلب ہے تعمیر کا مطلب ہے "بس چندہ دیتے ہیں ٹھیک ہے مسجد تو بنادی ہم نے "لیکن نماز نہیں پڑھتے یہ بے وقوف لوگ ہیں مسکین لوگ ہیں۔ بے نمازی کافر ہے میرے بھائیو اور جو لوگ نماز تو پڑھتے ہیں لیکن باجماعت نماز نہیں پڑھتے وہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں کیونکہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

(میرا دل کرتا ہے کہ میں ایک شخص کو امام کھڑا کردوں اور لوگوں کو کہوں اس کے پیچھے نماز پڑھے اور ایک گروہ اپنے ساتھ لے کر چلوں ہاتھ میں آگ کی مشعل جلائے ہوئے اور ان لوگوں کے گھروں کو جلادوں جو لوگ نماز نہیں پڑھتے (یعنی جو لوگ باجماعت نماز نہیں پڑھتے))۔

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے رحمت للعالمین بنا کر بھیجا ہے بعض لوگوں کے گھروں کو جلانا چاہتے ہیں قصور کیا ہے ان کا؟ نماز پڑھتے ہیں لیکن گھروں میں نماز پڑھتے ہیں، مرد ہیں عورتوں کی طرح گھروں میں نماز پڑھتے ہیں تو ایسے گھر جو ہیں وہ جلانے کے لائق ہیں۔ تو جو لوگ گھر میں نماز پڑھتے ہیں جو مرد لوگ گھر میں نماز پڑھتے ہیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے گھر کو آباد نہیں کیا، جو بے نمازی ہیں انہوں نے بھی آباد نہیں کیا، اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں شرک، و بدعات اور خرافات کا ارتکاب کرتے ہیں انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے گھر کو آباد نہیں کیا۔

جو لوگ اللہ کے گھروں میں دہشت گردی کرتے ہیں بم بلاسٹ کرتے ہیں، فائرنگ کرتے ہیں انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد نہیں کیا چاہے وہ دعویٰ کریں کہ ہم جہاد کر رہے ہیں جو کچھ بھی کر رہے ہیں تو یہ جہاد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے گھر میں حملہ کرنا، اللہ تعالیٰ کے گھر میں فائرنگ کرنا، بم بلاسٹ کرنا، یہ کہاں کا جہاد ہے؟! جہاد تو اللہ تعالیٰ کے گھر کو محفوظ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مشروع کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے گھر کو آباد کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مشروع کیا ہے یہ کون سا جہاد ہے جو اللہ تعالیٰ کے گھر کو توڑنے اور برباد کرنے کے لیے کیا جاتا ہے؟! سبحان اللہ۔

لوگوں کی عقلیں کہاں گئی ہیں سمجھ کہاں گئی ہے؟! لیکن دل پر تالے لگے ہوئے ہیں، کہاں ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے کلام کو سمجھنا چاہیں، پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو سمجھنا چاہیں، صحابہ کرام اور سلف صالحین کے روشن منہج کو سمجھنا چاہیں!

تو پہلی کیا صفت ہے؟ اللہ تعالیٰ کے گھر کا آباد کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے کر آتے ہیں اور آخرت پر بھی ایمان لے کر آتے ہیں یعنی موحد ہیں عقیدے میں کوئی بگاڑ نہیں ہے، میرے بھائی توحید اور صحیح عقیدہ سب سے پہلے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد ہم کیا جانتے ہیں کہ نماز سے ہوتے ہیں کہ نہیں؟ بد عقیدہ انسان اگر سارا دن نماز پڑھتا رہے اس کی نماز نہیں ہے۔

اس لیے اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں اپنے گھر کو آباد کرنے کی سب سے پہلی کیا نشانی بیان کر رہے ہیں؟ ﴿مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ﴾ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے کر آئے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان کیسے لے کر آئے؟ کتنے طریقوں سے ایمان لے کر آتے ہیں اللہ تعالیٰ پر؟

چار طریقوں سے۔ یاد ہے پہلا درس عقیدے کا کہ الایمان باللہ کے چار مقتضیات ہیں:

۱۔ یہ ایمان کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے۔

۲۔ یہ ایمان کہ اللہ تعالیٰ واحد ربّ ہے، مشکل کشا حاجت روا ہے، خالق مالک تدبیر کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی ربّ نہیں ہے۔

۳۔اللہ تعالیٰ واحد معبود ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ نماز روزہ، حج، زکوۃ، قربانی، نذر و نیاز، توکل، خوف، ڈر، امید ،محبت یہ ساری عبادات ہیں یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں غیر اللہ کے لیے نہیں ہیں۔

۴۔اللہ تعالیٰ کے اسماء والصفات پر ایمان جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے بغیر انکار کے ،بغیر تحریف اور تاویل کے ، بغیر کیفیت بیان کرنے کے اور بغیر مثل بیان کرنے کے۔

یہ چار تقاضے اللہ تعالیٰ پر ایمان کے ہیں اگر کسی مومن میں جگہ کر لیں تو اس کا ایمان اللہ تعالیٰ پر کامل ہے صحیح ایمان ہے،اس میں سے ایک کم ہے تو وہ مومن ہے ہی نہیں کامل ایمان تو دور کی بات ہے۔یعنی جو لوگ یہ تو مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے لیکن ربّ نہیں مانتے جیسے یہودی ہیں یا ہندو ہیں۔ کہتے ہیں کہ خالق موجود ہے اللہ تعالیٰ موجود ہے لیکن وہ اللہ کون ہے ؟ کوئی اسے براہمن بنا رہا ہے، کوئی اسے کرشنا بنا رہا ہے، کوئی اسے رام بنا رہا ہے اپنے اپنے عقائد ہیں تو یہ غلط ہے کافر ہیں۔

اور جن لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے وجود پر تو ایمان ہے اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا انکار ہے وہ لوگ کافر ہیں۔

اور جن لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے وجود پر تو ایمان ہے اور ربوبیت پر بھی ایمان ہے لیکن واحد معبود نہیں مانا وہ بھی کافر ہیں جیسے ابو لہب ،ابو جہل۔ابو جہل کا کیا عقیدہ تھا؟ اللہ تعالیٰ موجود بھی ہے،اللہ تعالیٰ خالق، رازق بھی ہے تدبیر کرنے والا بھی ہے لیکن توحید عبادت میں غلطی کی جان بوجھ کر یہ کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم سب معبودوں کو چھوڑ کر ایک معبود کی عبادت کریں یہ عجیب بات ہے ہم نہیں مانتے ؟! اور جن لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے وجود پر بھی ایمان ہے اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر بھی ایمان ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت پر بھی ایمان ہے لیکن اسماء والصفات پر ایمان نہیں تو وہ لوگ بھی مومن نہیں ہیں۔ جیسے کہ جہمی ہیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اسماء والصفات کا مکمل انکار کیا ہے دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔

تو یہ چار تقاضے اللہ تعالیٰ پر ایمان کے ہیں، جہمی وہ گروہ ہے جو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نام کوئی صفت نہیں ہے،اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے،اللہ تعالیٰ علیم ہے کریم ہے کہتے ہیں کہ نہیں جانتے مطلب کیا ہے اس کا ،اللہ تعالیٰ کوئی کرم نہیں کرتا کوئی علم والا نہیں ہے یہ تو مخلوق کی صفات ہیں اگر اللہ تعالیٰ کے لیے بھی صرف کر دیں تو پھر دونوں برابر ہو جائیں گے ہم اس چیز کو نہیں مانتے ،نعوذ باللہ۔

یہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے پھر آخرت پر ایمان۔ تو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان کے بیچ میں کتنی چیزیں ہیں ؟ "الایمان باللہ ، وملائکته وکتبه ورسله والیوم الآخر"۔آخرت پر ایمان تب ہو گا جب ان تین چیزوں پر ایمان ہو گا۔ ہمیں کہاں سے پتہ چلا کہ آخرت ہو گی ؟انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے ،انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر وحی نازل ہوئی کتاب کی شکل میں۔ وحی نازل کس نے کی ؟ سیدنا

جبریل علیہ الصلاۃ والسلام فرشتے نے۔ تو اللہ تعالیٰ پر ایمان، فرشتوں پر ایمان، کتابوں پر ایمان، انبیاء پر ایمان پھر آخرت پر ایمان (تو ارکان ایمان) پھر تقدیر اچھی ہے یا بُری یہ چھٹا رکن ہے ایمان کا۔

توسب سے پہلے ایمانیات کی بات کی اللہ تعالیٰ نے یہ صفات ہیں ہدایت یافتہ لوگوں کی، جو اللہ تعالیٰ کے گھر کو آباد کرتے ہیں ان کی صفات دیکھیں ذرا:

1۔ایمان اللہ تعالیٰ پر، آخرت پر ایمان یعنی ارکان ایمان سب پر۔

2۔﴿وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ﴾ اور پھر دیکھیں ﴿وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ﴾ (اور نماز قائم کی)۔ پہلے ایمان اور عقیدے کو درست کیا کہ یہ ضروری ہے اور پھر ﴿وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ﴾ اور نماز کو قائم کیا۔

3۔ تیسری صفت ﴿وَاٰتَى الزَّكٰوةَ﴾ (اور زکوۃ دی)۔

4۔﴿وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ﴾ اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرا، وہ یہی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ڈر کیا ہے بس اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہا۔

یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ﴾۔

خوف اور خشیۃ میں کیا فرق ہے؟ خشیۃ اور خوف ملتے جلتے لفظ ہیں اردو میں ایک ترجمہ ہے "ڈر" لیکن خشیۃ میں معنی خوف سے بھی زیادہ ہے، امید سے پہلے علم شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ (فاطر:28) (اللہ تعالیٰ سے وہ ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں)۔ جتنا آپ کا علم بڑھتا جائے گا اللہ تعالیٰ کا ڈر بڑھتا جائے گا یہ خشیت ہے اور بعض علماء نے فرمایا خشیت وہ ہے جس میں محبت اور امید اور علم شامل ہو تعظیم شامل ہو اسے خشیۃ کہتے ہیں۔ یعنی خوف کسی کے لیے بھی ہو سکتا ہے لیکن خشیۃ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے، یاد رکھیں خشیۃ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے۔ خوف کسی اور سے بھی ہوتا ہے خشیۃ کا لفظ جب آتا ہے تو یہ خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

اس آیت کریمہ میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ مسجد کو آباد کرنے کے معنی کو جاننا۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ بس نماز ہی پڑھتے رہیں بس یہی مسجد کو آباد کرنا ہے یا مسجد کو تعمیر کر دیا یہ کافی ہے۔ نہیں، بہت سارے معنی ہیں مسجد کو آباد کرنے میں۔

2۔اللہ تعالیٰ پر ایمان کے تقاضوں کو جاننا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان کا مطلب کیا ہے ﴿اٰمَنَ بِاللّٰهِ﴾ کا مطلب کیا ہے، کوئی شخص کیسے مومن ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ پر۔ یہ صرف زبان کا قول نہیں ہے دل سے بھی تصدیق ہوتی ہے اقرار ہوتا ہے اور پورے بدن پر اس کا اثر ہوتا ہے۔

3۔ارکان ایمان کو جاننا کہ چھ ہیں ارکان ایمان۔

4۔آخرت پر ایمان کی تخصیص اللہ تعالی کے ایمان کے ساتھ اکثر آیات میں موجود ہے۔آپ غور کریں ﴿اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ بیچ میں جو تین رکن ہیں وہ ان دونوں کے بیچ میں ہیں کیونکہ آخرت پر ایمان تب ہو سکتا ہے جب ہمیں خبر ہو گی۔ خبر کہاں سے ملی؟رسول سے۔رسول کو؟رسالت سے اور رسالت فرشتہ لے کر آتا ہے۔

5۔﴿اَقَامَ الصَّلٰوةَ﴾ کے معنی کو جاننا۔اللہ تعالی نے یوں نہیں فرمایا کہ اور نماز پڑھو،بلکہ نماز قائم کرو اور نماز کے قیام کا مطلب ہے نماز کی شروط،ارکان اور واجبات اور سنت کے مطابق نماز کو قائم کرنا جیسا کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي" (اس طریقے سے نماز پڑھو جس طریقے سے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو)۔

6۔﴿وَاٰتَى الزَّكٰوةَ﴾ زکوۃ کی اہمیت اور زکوۃ کی فرضیت کا ثبوت۔

7۔خوف اور خشیت میں فرق کو جاننا،یہ خشیت صرف اللہ تعالی کے لیے ہوتی ہے لیکن خوف کسی اور کے لیے بھی استعمال ہو سکتا ہے لفظ لیکن خشیۃ صرف اللہ تعالی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

8۔ہدایت یافتوں کی نشانیاں اس آیت میں جن کا ذکر کیا گیا ہے کہ ہدایت یافتہ کون ہیں۔

9۔اللہ تعالی سے ڈرنا فرض ہے اور عبادت ہے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظ اللہ) کے آڈیو درس (066.کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio